سپریم کورٹ کی رپورٹیں[1996].SUPP 8 ایس سی آر۔

اندرا ساہنی

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

4 نومبر 1996

[اے۔ایم۔ادماڈی، چیف جسٹس، سجاتا وی۔منوہر اور کے۔وینکٹا سوامی، جسٹسز]

منڈل معاملہ۔روغنی تہہ کی شناخت۔ ہدایات۔ مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی طرف سے عمل آوری۔ ریاست کیرالہ نے وقت مانگا لیکن اس کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں کوئی مثبت تجاویز پیش نہیں کیں۔ لہذا کیرالہ ریاست میں نامزد دیگر پسماندہ طبقات میں روغنی تہہ کی شناخت کے لئے ایک اعلی سطحی کمیٹی۔ایک چیئرمین اور 4 ممبروں پر مشتمل کمیٹی۔ کیرالہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کو کمیٹی کا چیئرمین مقرر کریں گے۔ ہدایات۔جاری کی گئیں۔

دیوانی اصل کا دائرہ اختیار : ثالثی کی درخواست نمبر 35 اور 36۔

رٹ پٹیشن (سی) نمبر 930 آف 1990 میں۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

جسٹس سولی سورابجی، (اے سی) محترمہ اندرا ساہنی، ایڈوکیٹ۔ذاتی طور پر، کے۔کے۔وینوگوپال، ایس۔سوکمارن، پی۔ایس۔پوٹی، کے۔وی۔موہن، ایس۔آر۔سیتیا، محترمہ بیبی کرشنن، ایم۔ٹی۔جارج،

(ٹی۔سی۔شرما، وسیم اے۔قادری) نے محترمہ سشما سوری اور محترمہ اے۔سبھاشنی اور ای۔ایم۔ایس۔ انعم کو پیش ہونے والی جماعتوں کی طرف سے نامزد کیا۔

عدالت کا درج ذیل فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

منڈل کیس [1992] (ضمنی) 3ایس سی سی 217 میں جو 16.11.1992 کو دیا گیا تھا، یونین آف انڈیا کو کچھ ہدایات دی گئیں۔ ریاستی حکومتیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتظامیہ بھی۔ ہدایت (ب) درج ذیل ہے:

(ب) آج سے چار ماہ کے اندر حکومت ہند دیگر پسماندہ طبقات سے سماجی طور پر ترقی یافتہ افراد/طبقوں (روغنی تہہ) کو خارج کرنے کے لئے متعلقہ اور مطلوبہ سماجی واقتصادی معیار کا اطلاق کرتے ہوئے بنیادوں کی وضاحت کرے گی۔ 13 اگست 1990 کو جاری کردہ او ایم پر عمل درآمد ایسے سماجی طور پر ترقی یافتہ افراد (روغنی تہہ) کو خارج کرنے سے مشروط ہوگا۔

تاہم یہ ہدایت ان ریاستوں پر لاگو نہیں ہوگی جہاں پسماندہ طبقات کے حق میں ریزرویشن پہلے سے ہی نافذ ہے۔ وہ انہیں چلانا جاری رکھ سکتے ہیں۔ تاہم ایسی ریاستیں آج سے چھ ماہ کے اندر مذکورہ معیار تیار کریں گی اور سماجی طور پر ترقی یافتہ افراد/طبقات کو نامزد" دیگر پسماندہ طبقات" سے خارج کرنے کے لئے اس کا اطلاق کریں گی (فراہم کردہ)

یونین آف انڈیا کے ساتھ ساتھ زیادہ تر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے اس عدالت کی مذکورہ بالا ہدایات کی تعمیل کی ہے۔ ریاست کیرالہ سمیت کچھ ریاستیں اس عدالت کے سامنے درخواستوں کے ساتھ آئیں کہ ہدایات کی تعمیل کے لئے وقت میں توسیع کی جائے۔ ریاست کیرالہ نے ابتدائی طور پر 6 مئی 1993 کو اس طرح کی درخواست دائر کی جس میں 6 ماہ کی مدت میں توسیع اور اسے ایک سال تک تبدیل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اس عدالت نے 6.2.1995 تاریخ کے ایک حکم میں کہا گیا کہ اس عدالت کی ہدایت پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا ہے۔ ریاست کیرالہ کے وکیل کا کہنا ہے کہ ریاست کیرالہ میں

ایک قانون موجود ہے جس کے تحت ریاستی کمیشن برائے پسماندہ طبقات کی تقرری کی جاتی ہے۔ چاہے وہ کچھ بھی ہو، اس ایکٹ کی موجودگی یا ریاستی ایکٹ کے تحت ریاستی کمیشن کی تقرری اس عدالت کی ہدایت پر عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی اور اگر اس سلسلے میں کوئی شک تھا تو بھی دو سال سے زیادہ کی مدت کافی ہے۔ اس غیر فعالیت سے جو تاثر ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ریاست کیرالہ نے اس عدالت کی ہدایات کو سنجیدگی سے نہیں لیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اس عدالت کی ہدایت پر عمل درآمد نہ کرنے پر کوئی سخت قدم اٹھائیں، ہم ایک ماہ تک انتظار کرنا چاہیں گے تاکہ ریاست کیرالہ اس عدالت کی ہدایت پر عمل درآمد کر سکے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو ریاست کیرالہ اس عدالت کو اس معاملے میں سخت کارروائی کرنے پر مجبور کرے گی۔

اس کے بعد یہ معاملہ 20.3.1995 کو دوبارہ عدالت کے سامنے آیا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ریاست کیرالہ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے، اس عدالت نے شوکاز نوٹس جاری کیا کہ اس عدالت کے حکم کی تعمیل نہ کرنے پر کارروائی کیوں نہ کی جائے۔ 10.7.1995 کو ایک بار پھر یہ معاملہ سامنے آیا۔ اس تاریخ کو بھی تعمیل کی کوئی رپورٹ عدالت میں پیش نہیں کی گئی تھی : اس کے بجائے ریاست کے چیف سکریٹری کی طرف سے حلف نامہ سونپا گیا تھا جس میں ان حالات کی وضاحت کی گئی تھی کہ فیصلے پر عمل درآمد میں تاخیر کیوں ہوئی۔ رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد، اس عدالت نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

یہاں تک کہ اس حلف نامہ کے مطابق حکومت ہند نے 8 ستمبر 1993 کو ایک فیصلہ لیا تھا جس میں سماجی طور پر ترقی یافتہ افراد وغیرہ کو خارج کرنے کا معیار طے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بھی ڈیڑھ سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ فائل ایک ڈیسک سے دوسرے ڈیسک پر منتقل ہوئی اور اس عدالتی حکم پر عمل درآمد میں تاخیر ہوئی۔ ریاستی حکومت نے جس طرح سے اس عدالت کے حکم کو نافذ کرنے کے عمل سے نمٹا ہے، اس سے ہم بہت خوش نہیں ہیں۔ ہم اس بات سے بھی ناخوش ہیں کہ توہین عدالت کا نوٹس جاری ہونے کے باوجود ریاستی حکومت نے اس حکم کو نافذ کرنے کی فوری ضرورت کا احساس نہیں کیا مختلف ریاستی حکومتیں پہلے ہی ایسا کر چکی ہیں اور ہم یہ دیکھنے میں ناکام رہے ہیں کہ ریاست کیرالہ ایسا کیوں نہیں کر پائی ہے۔ ان حالات میں ہم یہ دیکھنے پر مجبور ہیں کہ اس سے پیدا ہونے والا تاثر یہ ہے کہ کمیٹی کی تقرری حکم پر عمل درآمد میں مزید تاخیر کی سمت میں ایک اور قدم ہے۔ کمیٹی کی تقرری کے حکم کی عدم موجودگی میں تقرری کی شرائط اور اس کی مدت بھی معلوم نہیں ہے۔

11.9.1995 کو ایک بار پھر یہ معاملہ سامنے آیا۔اس تاریخ کو حکومت کیرالہ کے چیف سکریٹری کی طرف سے ایک اور حلف نامہ دائر کیا گیا جس میں ریاست کیرالہ کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ منظور کردہ ایکٹ کی ایک کاپی بھی شامل تھی جسے کیرالہ ریاستی پسماندہ طبقات [ریاست کے تحت خدمات میں تقرریوں یا عہدوں کا ریزرویشن] ایکٹ، 1995(1995 کا کیرالہ ایکٹ 16) کہا جاتا ہے۔مذکورہ ایکٹ کی بنیاد پر حلف نامہ میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ منظور کردہ قانون کے پیش نظر توہین عدالت سے متعلق 10.7.1995 کو پہلے ہی جاری کردہ حکم پر نظر ثانی کی جائے۔تب بھی منڈل معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کی روشنی میں" روغنی تہہ" کی شناخت کے بارے میں کوئی واضح موقف واضح نہیں کیا گیا تھا۔ لہٰذا اس عدالت نے بہتر اور جامع حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی جس میں بتایا جائے کہ ریاست" روغنی تہہ" کی شناخت کے سوال سے کس طرح نمٹتی ہے۔چونکہ ریاست کیرالہ کی طرف سے مزید کوئی نتیجہ خیز کارروائی نہیں کی گئی تھی ،لہٰذا اس عدالت کو توہین عدالت کے لئے سزا دینے کے لئے اپنے اختیارات کے متعلقہ دائرہ کار، دائرہ کار اور حد پر غور کرنے پر مجبور ہونا پڑا جہاں ریاستی حکومت پر الزام ہے کہ وہ اس عدالت کی ہدایات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہی ہے۔اس مقصد کے لئے عدالت کی مدد کے لئے ایک سینئر وکیل کی خدمات طلب کی گئیں۔دریں اثنا، 1995 کی رٹ پٹیشن نمبر 699اور 727 دائر کی گئی جس میں مذکورہ بالا ریاستی مقننہ کے ذریعہ منظور کردہ ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا۔اس عدالت نے 27.2.1996 کے حکم کے ذریعہ ان دو رٹ درخواستوں کو اس معاملے کے ساتھ نمٹانے کے لئے پیش کرنے کی ہدایت دی۔ 5.8.1996 کو ریاست کیرالہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے موجودہ حکومت کی حالت کو واضح کرنے کے لئے کچھ وقت مانگا کیونکہ تب تک حکومت میں تبدیلی آچکی تھی۔حالانکہ فاضل وکیل نے اکتوبر 1996 تک کا وقت مانگا، لیکن اس عدالت نے پہلے ہی دیے گئے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے 10.9.1996 تک کا وقت دیا۔ریاست کیرالہ کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل مزید وقت مانگنے کے علاوہ 23.9.1996 کو اس معاملے کی سماعت کے دوران 'روغنی تہہ' کی شناخت کے لئے ریاستی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں کوئی مثبت تجاویز پیش نہیں کر سکے۔

ان حالات میں اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 1995 کے کیرالہ ایکٹ 16 کی آئینی حیثیت اس عدالت کے سامنے زیر التوا ہے۔ہم نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ذریعے روغنی تہہ کے مسئلے کے بارے میں خود جانکاری حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسی مناسبت سے، ہم کیرالہ ہائی کورٹ کے معروف چیف جسٹس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کو اعلیٰ سطحی کمیٹی کا چیئرمین مقرر کریں جو 'روغنی تہہ' کی شناخت کے لیے زندگی کے مختلف شعبوں سے 4 سے زیادہ اراکین کو شامل نہ کرے۔ منڈل کیس میں اس عدالت کے فیصلے کی روشنی میں ریاست کیرالہ میں نامزد دیگر پسماندہ طبقات کے درمیان پرت اور اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے 3 ماہ کے اندر رپورٹ اس عدالت کو بھیجیں۔

ہم ریاست کیرالہ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں اخراجات سمیت تمام تعاون فراہم کرے۔ کیرالہ ہائی کورٹ کے فاضل چیف جسٹس اعزازیہ سمیت کمیشن کی شرائط طے کریں گے۔ ریاست کیرالہ مالی ذمہ داری کو پورا کرے گی۔

حکومت ہند کی طرف سے جاری آفس میمورنڈم کی ایک کاپی۔ وزارت پرسنل، عوامی شکایات اور پنشن (ڈپارٹمنٹ آف پرسنل اینڈ ٹریننگ) 8.9.1993 کو اس عدالت کی ہدایات کے مطابق منڈل کیس (رٹ پٹیشن نمبر 699/95 میں کاغذی کتاب کے صفحہ 37 سے 43 پر دستیاب ہے) کو افسر اس عدالت کے حکم کی ایک کاپی کے ساتھ بھیج سکتا ہے تاکہ اس میں دیگر پسماندہ طبقات کے درمیان 'روغنی تہہ' کی شناخت میں اعلی سطحی کمیٹی کے ممبروں کی استعمال اور رہنمائی کی جا سکے۔ ریاست کیرالہ رپورٹ داخل ہونے کے بعد معاملے کی فہرست بنائیں۔

جی۔ این۔

پٹیشن نمٹا دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document